یوم کواتین کی مناسبت سے ہزاروں خواتین اور نوجوان لڑکیوں سے ملاقات - 3 /Dec/ 2025

رہبر معظم انقلابِ اسلامی نے آج صبح ملک کے مختلف علاقوں سے تعلق رکھنے والی ہزاروں خواتین اور نوجوان لڑکیوں سے ملاقات میں حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کو تمام میدانوں میں ایک عرشی ہستی قرار دیا جو اعلیٰ ترین صفات سے آراستہ تھیں، اور گھر اور معاشرے دونوں دائروں میں عورت کے مقام و حقوق کے بارے میں اسلام کے نقطۂ نظر کی وضاحت کرتے ہوئے، مختلف پہلوؤں میں مردوں کے اپنی بیویوں اور عورتوں کے ساتھ برتاؤ کے واجبات اور ممنوعات کو تفصیل کے ساتھ بیان فرمایا۔

حضرت آیت‌اللہ خامنہ‌ای نے بی بی دو عالم کے بے حد و حساب فضائل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے—جن میں عبادت و خشوع، عوام کے لیے ایثار و قربانی، سختیوں اور مصیبتوں میں صبر و استقامت، مظلوم کے حق میں دلیرانہ دفاع، حقائق کی توضیح و تشریح، سیاسی فہم و عمل، گھر داری، شوہر داری اور فرزند پروری، نیز اسلام کے ابتدائی دور کی اہم تاریخی حوادث میں مؤثر کردار اور دیگر میدان شامل ہیں—فرمایا: الحمدللہ ایرانی خاتون ایسے آفتابِ تاباں سے، جسے رسولِ اکرم ﷺ کے فرمان کے مطابق تمام تاریخ میں تمام عورتوں کی سردار ہونے کا شرف حاصل ہے، نمونہ اور درس لیتی ہے اور اسی کے اہداف کی سمت گامزن ہے۔

آپ نے اسلام میں عورت کے مقام کو نہایت بلند اور عالی مرتبت قرار دیتے ہوئے فرمایا: عورت کی شناخت اور شخصیت کے بارے میں قرآنِ مجید کی تعبیرات، اعلیٰ ترین اور سب سے زیادہ بلند و بالا تعبیرات ہیں۔

رہبر انقلاب نے قرآنِ کریم کی اُن آیات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے جن میں انسانی حیات اور تاریخ میں مرد و زن کے مساوی کردار، اور روحانی کمالات اور اعلیٰ ترین مقامات تک پہنچنے میں مرد و زن کی یکساں صلاحیت بیان ہوئی ہے، فرمایا: یہ تمام حقائق اُن لوگوں کی غلط فہمیوں کے بالکل برعکس ہیں جو بظاہر دین رکھتے ہیں مگر دین کو صحیح طور پر نہیں پہچانتے، اور نیز اُن افراد کے نظریات سے متصادم ہیں جو سرے سے دین کو مانتے ہی نہیں۔

آپ نے معاشرے میں عورتوں کے حقوق کے حوالے سے قرآن کے منطق کی وضاحت کرتے ہوئے زور دیا: اسلام میں سماجی سرگرمیوں، کسبِ معاش، سیاسی فعالیت، بیشتر سرکاری و حکومتی مناصب تک رسائی اور دیگر میدانوں میں عورت کو مرد کے برابر حقوق حاصل ہیں، اور روحانی سلوک، فردی و اجتماعی جدوجہد اور ارتقائی حرکت میں اس کی ترقی کے تمام راستے کھلے ہوئے ہیں۔

حضرت آیت‌اللہ خامنہ‌ای نے اس امر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہ پست مغربی اور سرمایہ دارانہ ثقافت اسلام کی نگاہ میں مکمل طور پر مردود ہے، فرمایا: اسلام میں عورت کے وقار کے تحفظ اور جنسی خواہشات کی نہایت قوی اور خطرناک کشش کو قابو میں رکھنے کے لیے، عورت و مرد کے باہمی تعلقات، دونوں کے لباس، عورت کے حجاب اور نکاح کی ترغیب کے باب میں بعض حدود اور احکام مقرر کیے گئے ہیں، جو عورت کی فطرت اور معاشرے کی حقیقی مصلحتوں اور ضروریات کے عین مطابق ہیں ؛ جبکہ مغربی ثقافت میں بے لگام اور تباہ کن جنسی خواہشات کو روکنے کا سرے سے کوئی اہتمام ہی موجود نہیں۔

رہبر انقلاب نے اسلام میں عورت اور مرد کو دو متوازن عناصر قرار دیا جن میں بے شمار مشترکات پائے جاتے ہیں اور بعض اختلافات جسمانی ساخت اور فطری تقاضوں سے جنم لیتے ہیں، اور فرمایا: یہ «دو تکمیلی عناصر»

انسانی معاشرے کی تدبیر، نسلِ انسانی کے تسلسل، تمدنی پیش رفت، معاشرتی ضروریات کی تکمیل اور زندگی کے نظام کی باقاعدہ تشکیل میں مؤثر اور فیصلہ کن کردار ادا کرتے ہیں۔

آپ نے اس حیاتی کردار کی تکمیل کے عمل میں خاندان کی تشکیل کو نہایت اہم امور میں شمار کرتے ہوئے فرمایا: مغربی گمراہ کن ثقافت میں جہاں خاندانی ایکائی کو نظر انداز کر دیا گیا ہے، وہیں اسلام میں خاندان کی تشکیل کرنے والے عناصر یعنی «عورت، مرد اور اولاد» کے لیے باہمی اور واضح حقوق مقرر کیے گئے ہیں۔

رہبر انقلاب نے اپنی گفتگو کے ایک اور حصے میں، جو عورت کے حقوق سے متعلق تھا، «سماجی اور خاندانی برتاؤ میں عدل» کو عورتوں کا پہلا حق قرار دیا اور اس حق کی فراہمی میں حکومت اور معاشرے کے ہر فرد کی ذمہ داری پر زور دیتے ہوئے فرمایا: «سلامتی، حرمت اور کرامت کا تحفظ» بھی عورت کے بنیادی حقوق میں سے ہے، اور مغربی سرمایہ دارانہ نظام کے برخلاف جو عورت کی عزت کو پامال کرتا ہے، اسلام عورت کے مکمل احترام پر زور دیتا ہے۔

آپ نے رسولِ اکرم ﷺ کی ایک روایت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے، جس میں عورت کو «پھول» قرار دیا گیا ہے نہ کہ گھر کے کام کاج کیلئے محض ایک ملازمہ یا دیکھ بھال کرنے والی، فرمایا: اس نگاہ کے مطابق عورت سے سختی، ڈانٹ ڈپٹ اور شدت سے پرہیز کرتے ہوئے، اسے ایک نازک پھول کی طرح سنبھالنا اور اس کی نگہداشت کرنا چاہیے تاکہ وہ بھی اپنے رنگ و خوشبو سے گھر کو معطر اور پُررونق بنا دے۔

حضرت آیت‌اللہ خامنہ‌ای نے قرآن کریم کی جانب سے دو مومن خواتین—حضرت مریم اور حضرت آسیہ (فرعون کی زوجہ)—کی مثال کو تمام مومن مردوں اور عورتوں کے لیے ایک معیار اور عورت کے فکر و عمل کی عظمت کی دلیل قرار دیتے ہوئے فرمایا: عورت کے سماجی حقوق، جیسے ایک ہی کام میں مردوں کے برابر اجرت، ملازمت پیشہ یا گھر کی کفیل عورتوں کے لیے بیمہ، خواتین کے لیے مخصوص رعائیت اور اسی طرح کے درجنوں دیگر امور، بغیر کسی شرائط کے محفوظ اور نافذ کیے جانے چاہئیں۔

آپ نے گھر کے دائرے میں عورت کا سب سے اہم حق اور ضرورت «شوہر کی محبت» کو قرار دیا اور اس روایت کا حوالہ دیتے ہوئے جس میں مردوں کو اپنی بیویوں سے محبت کے اظہار اور اس کے اعلان کی تلقین کی گئی ہے، مزید فرمایا: گھر کے اندر عورت کا ایک اور نہایت اہم اور عظیم حق «اس پر ہر قسم کے تشدد کی نفی» ہے، اور مغربی معاشروں میں رائج ان گمراہ کن رویّوں سے مکمل اجتناب لازم ہے جن میں مردوں اور شوہروں کے ہاتھوں عورتوں کا قتل یا تشدد شامل ہے۔

رہبر انقلاب نے «عورت پر گھریلو کاموں کو زبردستی مسلط نہ کرنے»، «اولاد کی ولادت اور پرورش کے دوران پیش آنے والی مشکلات میں شوہر کے تعاون» اور «عورت کے لیے علمی اور پیشہ ورانہ ترقی کے راستے کھلے رکھنے» کو بھی عورتوں کے دیگر حقوق میں شمار کیا اور اس امر پر زور دیتے ہوئے کہ عورت گھر کی ناظم اور سربراہ ہوتی ہے، فرمایا: ان خواتین کی قدر دانی ہونی چاہیے جو شوہروں کی محدود اور مقرر آمدنی اور اشیائے ضروریہ کی مہنگائی کے باوجود، ہنرمندی اور دانائی سے گھر کے نظام کو چلاتی ہیں۔

آپ نے سرمایہ دارانہ نظام اور اسلامی نقطۂ نظر کے تقابل کو بیان کرتے ہوئے فرمایا: اسلام میں عورت کو خودمختاری، صلاحیت، شناخت اور ترقی کے مواقع حاصل ہیں، جبکہ سرمایہ دارانہ نگاہ عورت کی تابع داری، اس کی شناخت کے مرد میں ضم ہو جانے اور اس کی عزت و حرمت کی پامالی پر مبنی ہے، اور عورت کو محض ایک

مادی وسیلہ اور شہوت رانی و عیش پرستی کا آلہ سمجھتی ہے ؛ چنانچہ وہ مجرمانہ گروہ جو حالیہ عرصے میں امریکہ میں شدید ہلچل کا سبب بنے ہیں، اسی طرز فکر کا نتیجہ ہیں۔

حضرت آیت‌اللہ خامنہ‌ای نے «خاندانی نظام کی تباہی»، باپ کی شناخت سے محروم بچوں کی کثرت، خاندانی رشتوں کی کمزوری، نوجوان لڑکیوں کو شکار بنانے والے گروہوں کا قیام اور نام نہاد آزادی کے عنوان سے جنسی بے راہ روی کے بڑھتے ہوئے رجحان کو گزشتہ ایک دو صدیوں میں سرمایہ دارانہ ثقافت کے عظیم گناہوں میں شمار کرتے ہوئے فرمایا: مغربی سرمایہ دارانہ نظام فریب دہی کے ساتھ اس وسیع پیمانے پر ہونے والے جرائم کو «آزادی» کا نام دیتا ہے، اور اسے پھیلانے کے لیے ہمارے ملک میں بھی اسی عنوان کا سہارا لیا جاتا ہے، حالانکہ یہ آزادی نہیں بلکہ کھلی غلامی ہے۔

آپ نے دنیا بھر میں اپنی گمراہ کن ثقافت کی برآمد پر مغرب کے اصرار کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: وہ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ عورت کے لیے بعض حدود، جن میں حجاب بھی شامل ہے، اس کی ترقی میں رکاوٹ بنتی ہیں، مگر اسلامی جمہوریہ ایران نے اس باطل منطق کو عملاً رد کر دیا اور یہ ثابت کر دکھایا کہ مسلمان عورت، جو اسلامی پردے کی پابند ہو، تمام میدانوں میں نہ صرف متحرک رہ سکتی ہے بلکہ دوسروں سے بڑھ کر کردار ادا کر سکتی ہے۔

رہبر انقلاب نے علمی، ورزشی، فکری، تحقیقی، سیاسی، سماجی، صحت و بہداشت، اوسط عمر میں اضافے، جہادی معاونتوں اور فخر انگیز شہداء کی بیویوں کی استقامت اور ہمراہی کو ایران کی تاریخ میں عورتوں کی بے مثال کامیابیاں قرار دیتے ہوئے فرمایا: ایران اپنی پوری تاریخ میں کبھی بھی اتنی بڑی تعداد میں عالمہ، مفکرہ اور صاحبِ فکر و نظر خواتین سے بہرہ مند نہیں رہا، اور یہ اسلامی جمہوریہ ہی ہے جس نے عورتوں کو تمام اہم میدانوں میں ترقی اور پیش رفت کا موقع فراہم کیا۔

آپ نے ایک نہایت اہم تاکید کے طور پر ذرائع ابلاغ کو مغربی سرمایہ دارانہ نظام کے عورت سے متعلق گمراہ کن نظریات کی تشہیر سے خبردار کرتے ہوئے فرمایا: جب حجاب، خواتین کے لباس اور عورت و مرد کے باہمی تعاون جیسے موضوعات پر گفتگو ہو تو ملک کے اندرونی میڈیا کو مغرب کی باتوں کو دہرانا یا نمایاں نہیں کرنا چاہیے، بلکہ اسلام کے عمیق، مؤثر اور کارآمد نقطۂ نظر کو ملکی سطح پر اور عالمی فورمز پر اجاگر کیا جانا چاہیے ؛ یہی اسلام کی ترویج کا بہترین راستہ ہے اور اسی سے دنیا کے بہت سے انسان، خصوصاً خواتین، اسلام کی طرف مائل ہوں گے۔

رہبر انقلاب کے خطاب سے قبل، «شہید سردار غلامعلی رشید کی اہلیہ اور شہید امین‌عباس رشید کی والدہ» نیز «شہید سردار حسین سلامی کی صاحبزادی» نے خواتین، ان کی ذمہ داریوں اور ضروریات کے حوالے سے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔